نماز وتر کے مسائل

ترتیب: عبد اللہ محسن الصاهو

ترجمہ: عبد الرحمن فیض اللہ

داعية

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

سوال/01: نماز وتر کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نماز وتر کی بڑی فضیلت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے سفر اور حضر کسی بھی حال میں نہیں ترک کرتے تھے، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے خلیل نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ سونے سے پہلے میں وتر پڑھ لیا کروں. [بخاری:۱۹۸۱]

سوال/02: نماز وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: بقول ابن عثیمین رحمہ اللہ رمضان اور غیر رمضان میں نماز وتر سنت مؤکدہ ہے. اور امام احمد وغیرہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جس نے نماز وتر چھوڑ دی وہ برا آدمی ہے، اور اس کی شہادت نا قابل قبول ہے (مجموع الفتاوی 114/14)۔

نماز وتر سنت مؤکدہ ہے جس کی پابندی کرنی چاہئے، جس نے ایک دن پڑھا ایک دن نہیں پڑھا اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں (اللجنۃ الدائمۃ 172/7)۔

نماز وتر سنت مؤکدہ ہے، چھوڑنے والا گنہگار تو نہیں ہوگا لیکن چھوڑنا مکروہ ہے (اللجنۃ الدائمۃ 54-55/6)۔

سوال/03: نماز وتر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک (اللجنۃ الدائمۃ 53/6)۔

سوال/04: کیا فجر کی اذان ہوتے ہی وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ: اگر مؤذن اذان فجر صبح صادق ہونے کے بعد دیتا ہے تو اذان ہوتے ہی وتر کا وقت ختم ہو جائے گا، لیکن اگر مؤذن اذان دینا شروع کرے اور کوئی

شخص وتر کی آخری رکعت میں ہو تو نماز پوری کر لے گا، کیونکہ محض اذان ہونے سے طلوع فجر کا یقین نہیں ہو جاتا، اس لئے پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے. (مجموع الفتاوی 11/ 307)۔

سوال/05: نماز وتر کا آخری وقت کیا ہے؟

جواب: رات کا آخری حصہ طلوع فجر سے پہلے۔ابن باز (مجموع الفتاوی 308/11)۔

سوال/06: ایک آدمی وتر کی نماز پڑھ رہا ہے اسی بیچ فجر کی اذان ہو گئی تو کیا وہ وتر مکمل کر لے گا؟

جواب: جی، اگر فجر کی اذان شروع ہو جائے اور کوئی وتر پڑھ رہا ہے تو مکمل کر لے گا کوئی حرج نہیں ہے. ابن عثیمین (مجموع الفتاوی 115/14)۔

سوال/07: کیا عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھنا جائز ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ نماز وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک ہے. (اللجنۃ الدائمۃ 56/6)۔

سوال/08: نماز وتر کا افضل وقت کیا ہے رات کا ابتدائی حصہ یا آخری؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

ا- مومن مرد اور مومنہ عورت کو اختیار ہے جو چاہے رات کے ابتدائی حصہ میں پڑھے اور جو چاہے آخری حصہ میں.

ب- جس کے لئے سہولت ہو اس کے لئے رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے.

ج- اگر رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو پانے کا خدشہ ہو تو اس کے لئے سنت ہے کہ رات کے ابتدائی حصہ ہی میں دو رکعت، چار رکعت، چھ رکعت، آٹھ رکعت، یا اس سے زیادہ جتنا مرضی ہو دو دو رکعت کر کے پڑھ لے پھر سونے سے پہلے ایک رکعت وتر پڑھ لے. (مجموع الفتاوی 315/11)۔

سوال/09: وتر کم سے کم کتنی رکعت ہے؟

جواب: وتر کم سے کم ایک رکعت ہے اور زیادہ کی کوئی تحدید نہیں اگر آپ ایک رکعت، تین رکعت، پانچ رکعت، سات رکعت، نو رکعت، گیارہ رکعت، تیرہ رکعت یا اس سے زیادہ جتنا بھی پڑھ لیں آپ کی نماز ہو جائے گی یعنی وتر میں کوئی حد بندی نہیں.

سوال/10: وتر پڑھنے کی کون کون سی صورتیں سنت میں وارد ہیں؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

* اگر انسان تین رکعت وتر پڑھے تو اس کی دو صورتیں ہیں

1. چاہے تو تینوں رکعتیں ایک ساتھ ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھ لے
2. چاہے پہلے دو رکعت پڑھ کے تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر تیسری رکعت الگ سے پڑھ لے

* اور اگر پانچ رکعت وتر پڑھ رہا ہے تو افضل یہ ہے کہ پانچوں رکعت ایک ساتھ پڑھے، پانچویں رکعت کے بعد تشہد کرے اور سلام پھیرے.

* اور اگر سات رکعت وتر پڑھ رہا ہے تو اسی طرح ایک ساتھ پڑھے گا اور ساتویں رکعت میں تشہد کرے اور سلام پھیرے.

* اور اگر نو رکعت وتر پڑھ رہا ہے تو ساری ایک ساتھ پڑھے گا لیکن آٹھویں رکعت کے بعد تشہد کرے گا لیکن سلام پھیرے بغیر نوویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور اسے پورا کرنے کے بعد سلام پھیرے گا.

* اور اگر گیارہ رکعت وتر پڑھ رہا ہے تو ہر دو رکعت پہ سلام پھیرے گا.

سوال/11: کیا وتر کی نماز مغرب کی طرح پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمۃ اللہ کا کہنا ہے کہ: تین رکعت وتر مغرب کی طرح پڑھنا ممنوع ہے، کیوں کہ نفلی نماز فرض کے مشابہ نہیں ہونی چاہیئے. (مجموع الفتاوی 118/14)۔ مغرب کی طرح تین رکعت وتر پڑھنے کی کوئی اصل ہمارے علم میں نہیں ہے، بلکہ ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے. (اللجنۃ الدائمۃ 175/7)۔

سوال/12: تین رکعت وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب انسان تین رکعت وتر پڑھنا چاہے

* تو اس کے لئے جائز ہے کہ دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دے پھر تیسری رکعت پڑھے اور سلام پھیر دے.

* اور یہ بھی جائز ہے کہ تینوں رکعتیں ایک ساتھ پڑھے ایک تشہد اور ایک سلام سے. (مجموع الفتاوی 120/14)۔

سوال/13: کیا نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت راتبہ پڑھ کر ایک رکعت وتر پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جی، نماز عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھنا جائز ہے۔ (ابن عثیمین مجموع الفتاوی 123/14)

سوال/14: غیر رمضان میں قیام اللیل جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جفت، وتر اور تہجد کبھی کبھی جماعت سے پڑھنا جائز ہے ہمیشہ نہیں۔ (مجموع الفتاوی 160/14)۔

سوال/15: نماز وتر جماعت سے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مشروع ہے، غیر رمضان میں وتر کو مستقل طور پر باجماعت پڑھنے کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن کبھی کبھی جماعت سے پڑھ لے تو جائز ہے۔ (اللجنۃ الدائمۃ 188/7)۔

سوال/16: وتر پڑھنے سے پہلے فجر کی اذان ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی اذان ہو جائے تو وتر کو چاشت کے وقت تک مؤخر کرنا پڑے گا، سورج بلند ہونے کے بعد دو رکعت، چار رکعت یا اس سے زیادہ دو دو رکعت کر کے پڑھ لے گا، اگر کسی کی عادت تین پڑھنے کی ہو اور رات کو نہ پڑھ سکا ہو تو چاشت کے وقت چار رکعت پڑھے گا دو سلام کے ساتھ، اور پانچ پڑھنے کی عادت ہو اور رات کو نہ پڑھ سکا ہو بیماری کی وجہ سے، نیند کی وجہ سے یا جس بھی وجہ

سے تو چاشت کے وقت چھ رکعت پڑھے گا تین سلام کے ساتھ، (یعنی جتنی بھی پڑھنے کی عادت ہو چاشت کے وقت پڑھنے کی صورت میں ایک رکعت بڑھا کے جفت کر لے گا) اس لئے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے، رات میں آپ گیارہ رکعت پڑھتے تھے لیکن نیند یا بیماری کی وجہ سے کبھی رات میں نہیں پڑھ پاتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے. (مجموع الفتاوی 300-301)۔

سوال/17: کیا ایک رات میں دو بار وتر پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کسی بھی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ ایک رات میں دو وتر پڑھے اس لئے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "لَا وَتَرَانِ فِي لَيْلَةٍ" یعنی ایک رات میں دو وتر نہیں ہے، آدمی کے لئے ممکن ہو تو تہجد رات کے آخری حصہ میں پڑھے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لے، اور جس کے لئے رات کے آخری حصہ میں ممکن نہ ہو وہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لے، اس کے بعد اگر رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالی قیام اللیل کی توفیق دے تو جتنا ممکن ہو دو دو رکعت کر کے پڑھ لے، اور وتر دوبارہ نہ پڑھے بلکہ پہلی والی وتر کافی ہو گی (مجموع الفتاوی 11/310-311)۔

سوال/18: وہ شخص رات کے آخری حصہ میں نوافل کیسے پڑھے جو ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ چکا ہو؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب آپ رات کے شروع میں وتر پڑھ چکے ہوں اور آخر حصہ میں قیام کی توفیق یا موقع ملے تو جتنی مرضی ہو دو دو رکعت کر کے پڑھ لو دوبارہ

وتر پڑھنے کی حاجت نہیں.(11/311)۔جو رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھ چکا ہو اور آخری حصہ میں نوافل پڑھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وتر کے علاوہ جتنی مرضی ہو دو دو رکعت کر کے پڑھ لے.(اللجنۃ الدائمۃ7/179)۔

سوال/19: کیا وتر کے بعد دو رکعت (نفل) نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ رات کی آخری نماز وتر ہو لیکن کوئی وتر کے بعد دو رکعت (نفل) نماز پڑھ لے تو جائز ہے.(اللجنۃ الدائمۃ57/6)۔

سوال/20: تہجد کی آخری تین رکعتوں میں روزانہ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا افضل ہے لیکن کبھی کبھار اس نیت کے ساتھ کہ کہیں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان سورتوں کا پڑھنا واجب ہے ان سورتوں کو نہ پڑھے تو درست ہے، بہر حال افضل یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں انہیں سورتوں کو پڑھا جائے.(مجموع الفتاوی 11/353-354)۔(کوئی تین رکعت وتر پڑھ رہا ہو تو اس کے لئے بھی ان تین سورتوں کو پڑھنا سنت ہے)

سوال/21: کیا مغرب اور عشاء جمع تقدیم سے پڑھنے کے فوراً بعد وتر پڑھنا جائز ہے یا وتر پڑھنے کے لئے عشاء کا وقت ہونے کا انتظار کرنا ہوگا؟

جواب: مغرب اور عشاء جمع تقدیم سے پڑھنے کے فوراً بعد وتر پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ بیماری، بارش یا سفر میں سے کوئی جمع بین الصلاتین کا وجہِ جواز موجود ہو.(اللجنۃ الدائمۃ179/7)۔

اگر آپ نے کسی عذر شرعی کی بناپر عشاء کو مغرب کے ساتھ جمع تقدیم پڑھ لیاہے تو عشاء کے فورا بعد وتر پڑھنا جائز ہے، لیکن رات کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا افضل ہے. (اللجنۃ الدائمۃ6/65)۔

سوال/22: مسافر کے لئے نماز وتر پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جی، مسافر نماز وتر پڑھے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر ہر حال میں قیام اللیل کیا کرتے تھے. (اللجنۃ الدائمۃ7/181)۔

سوال/23: وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا مستحب ہے، اگر نمازی وتر میں دعاء قنوت کبھی پڑھے کبھی چھوڑدے تو کوئی حرج نہیں ہے چاہے رمضان کا مہینہ ہو یا غیر رمضان کا. (اللجنۃ الدائمۃ6/70-71)۔

سوال/24: دعاء قنوت پڑھنا کب مستحب ہے فجر کی نماز میں یا وتر میں؟

جواب: دعاء قنوت وتر میں پڑھنا مستحب ہے، فجر میں صرف قنوت نازلہ پڑھنا مشروع ہے. (اللجنۃ الدائمۃ6/71)۔

سوال/25: نماز وتر میں دعاء قنوت کے لئے ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دعاء کی حالت میں ہاتھ اٹھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے خواہ دعاء قنوت ہو یا اور کوئی دعا. (اللجنۃ الدائمۃ6/73)۔

سوال/26: نماز وتر میں دعاء قنوت چھوڑ دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دعاء قنوت مستحب ہے اس کا چھوڑ دینا جائز ہے، لیکن پڑھنا افضل ہے، اگر کوئی دعاء قنوت نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی.(اللجنۃ الدائمۃ 73/6)۔

سوال/27: دعاء قنوت کب پڑھا جائے رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟

جواب: آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھنے کا مشروع اور افضل مقام ہے. (اللجنۃ الدائمۃ 74/6)۔

رکوع سے پہلے بھی قنوت پڑھنا جائز ہے۔(الدرر السنیۃ)

سوال/28: کیا احادیث میں وارد دعاء قنوت میں زیادتی جائز ہے؟

جواب: نمازی کو اختیار ہے کہ قنوت میں وارد اور غیر وارد ہر دعاء کرے جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی مضمر ہو. (اللجنۃ الدائمۃ 185/7)۔ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: دعاء قنوت میں زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ دعاء کا مقام ہے اور اس مقام پر مذکورہ دعاء قنوت ہی پڑھنے کو لازم نہیں قرار دیا گیا ہے کہ اس میں زیادتی ممنوع ہو، تو اصل یہی ہے کہ آدمی جو چاہے دعاء کرے لیکن وارد دعاء قنوت کے بعد. (مجموع الفتاوی 14/137)۔

سوال/29: دعاء قنوت کیا ہے؟

جواب: درج ذیل تینوں دعائیں دعاء قنوت ہیں:

١-اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى

عَلَيْكَ، وَ إِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، ولا منجا منك إلا إليك.

٢-اللهمَّ إنِّي أعوذُ برِضاك من سخطِك، وبمعافاتِك من عقوبتِك، وأعوذ بكَ مِنك، لا أُحصي ثناءً عليك، أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك.

٣-اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ، ولَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، ونَخْشَى عَذَابَكَ، إنَّ عَذَابَكَ بالكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ، اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُكَ، ونَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الخَيْرَ، وَلا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنخْضَعُ لَكَ، وَنخْلَعُ مَنْ يَكْفُرُكَ.

سوال/30: نماز وتر کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: نماز وتر کے بعد تین بار "سُبحانَ المَلِكِ القُدُّوسِ" پڑھنا چاہئے، تیسری بار میں "سُبحانَ المَلِكِ القُدُّوسِ" کو ذرا کھینچ کے قدرِ بلند آواز میں پڑھنا چاہئے۔

سوال/31: دعاء کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جہاں تک میں سمجھتا ہوں دعاء کے بعد ہاتھ کو چہرے پر پھیرنا سنت سے ثابت نہیں ہے، لیکن جو چہرے پر پھیر لے اس پر نکیر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر جو ایسا نہ کرے۔(مجموع الفتاوی 14/161-162)۔

سوال/32: دعاء قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر رفع الیدین کرنا (دونوں ہاتھ کان یا کندھوں تک اٹھانا) کیسا ہے؟

جواب: دعاء قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر رفع الیدین کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے، چنانچہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

مراجع ومصادر

※ مجموع فتاوی علامہ ابن باز (علامہ ابن باز کے فتاوی جات کا مجموعہ)۔

※ مجموع فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (دائمی کمیٹی کے فتاوی جات کا مجموعہ)۔

※ مجموع فتاوی العلامہ ابن عثیمین (علامہ ابن عثیمین کے فتاوی جات کا مجموعہ)۔

※ حصن المسلم۔